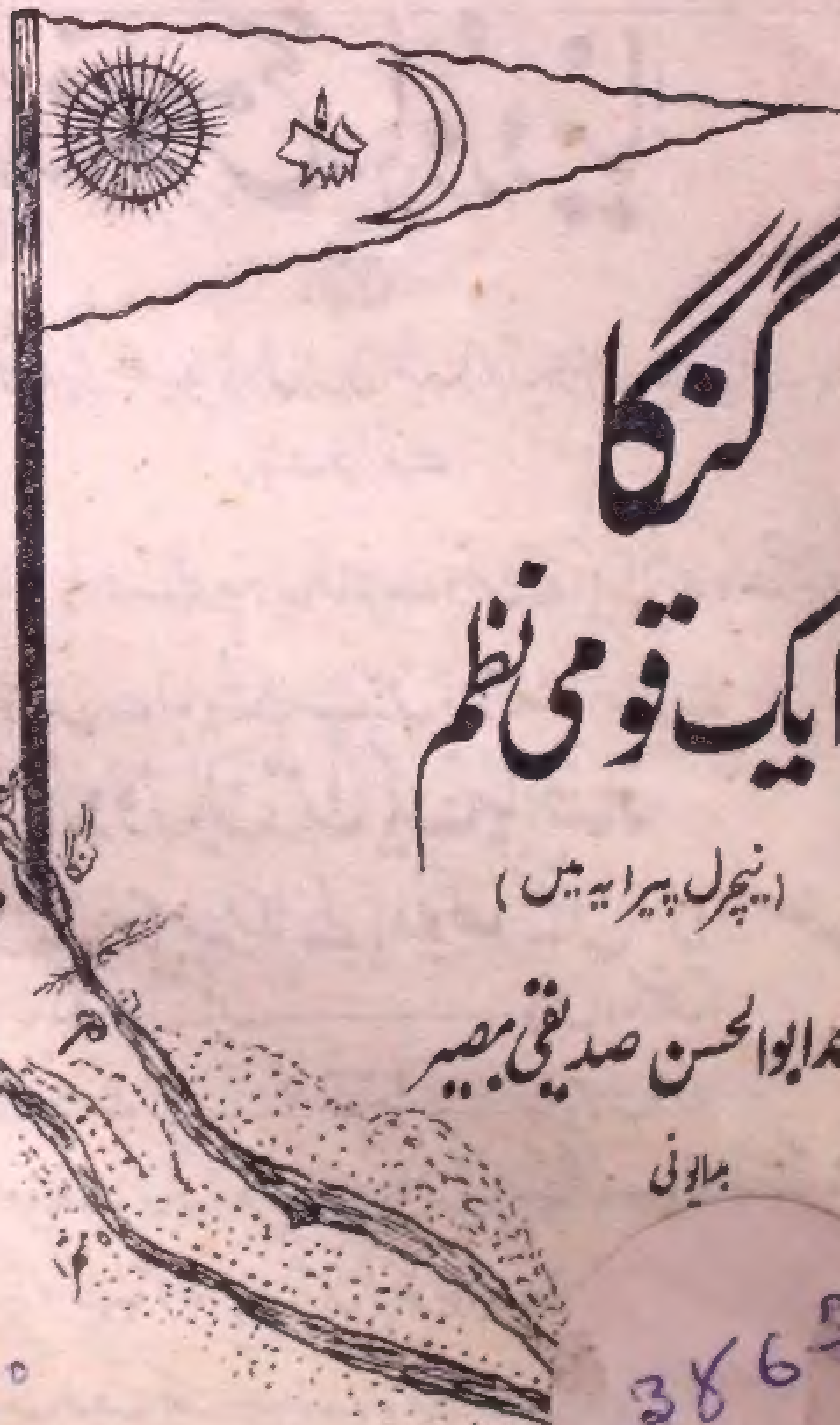
Urdu Section
Library No. 386 ع
Date



تیری موجوں سے ہیں ہم آغوش کرنیں نور کی
یا تلاطم خیز سیلاب بہتے ہوئے بلور کی

گنگا

ایک قومی نظم

(نیچرل پیرایہ میں)

محمد ابوالحسن صدیقی بصیر
بدایونی

مطبوعہ نظامی پریس بدایوں
(محمد حمید الدین پرنٹر)

قیمت ۱ر

386 ع
811-ف
86/2

فطرتِ نخ۔؟ اور دُنیا!

زیرِ طبع

(چودھری محمد ابوالحسن صدیقی تبصیار ایم۔ اے۔ ایل ایل بی (علیگ) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) ایڈوکیٹ بدایوں کے

(جدّت طراز قلم سے)

ایک جدید سیارہ کے عجوبہ ترین حالات وہاں کے ایک باشندہ سے تحیر انگیز

طریقہ پر ملاقات وراس سے نہایت دلچسپ سبق آموز تبادلہ خیالات

اُردو زبان میں ایک نیا اضافہ

دلچسپ اور قدرے مزاحیہ مکالمے! انوکھا تخیل! نرالا مضمون!!!

فسانہ کی صورت میں ——— بالکل اوریجنل!

زبان شُستہ ——— فلسفہ نیا ——— خیالات ارفع!

اعلیٰ معلومات کا ذخیرہ پلاٹ اس درجہ دلکش اور اچھوتا کہ بغیر ختم کیے کتاب ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتی

طباعت اعلیٰ اور دیدہ زیب کاغذ نہایت نفیس حجم تقریباً ایک سو میں صفحات ٹائٹل رنگین مجلد

مع تصویر بلاک قیمت صرف ایک روپیہ ایک آنہ بعد مصنف سے طلب کیجیے اور دنیا کو دوسروں

کی عینک سے دیکھیے اس ماہ میں جو فرمائشات آئینگی اُن سے قیمت میں ۲۵ فی صدی رعایت ہوگی۔

تہدیہ

اُس تیرہ باطن قوم کے نام پر جو قدرتی اتصال کی اس بدیہی مثال سے بھی اتحاد و اتفاق کا سبق نہیں لیتی

نومبر ۱۹۳۶ء

الداعی الی الخیر

محمد ابوالحسن بصیر صدیقی

ایڈوکیٹ بدایوں

گنگا

آج موّاجی پہ کچھ شاعر کی ہے طبعِ رواں — سلکِ دُرہائے سخن ہیں تیشِ جدت گہر فشاں
چشمۂ فکرِ معانی بڑھ کے پہنچا لامکاں — جس کی اک اک موج میں ہیں لاکھ بحرِ بیکراں

سامنے اپنے ہے آبِ رودِ گنگا کی فضا
آہ! جنّت کی فضا ہے یا ہے گنگا کی فضا!

اے کہ ہے تو آئینہ دارِ جمالِ دشت و راغ — اے کہ تجھ سے ہند کی دنیا بنی جنت کا باغ
بحرِ اقیانوس کی موجوں کا تو چشم و چراغ — دائمی گردش میں مثلِ روز و شب تیرا ایاغ

یوں ہی اپنے فیض سے گیتی کو تو سیراب کر!
سرزمینِ ہند کی کھیتی کو تو شاداب کر!

ہاں بنا دے ہند کے میداں کو تو رشکِ جناں یوں ہی کرتی رہ گئے سو دشت میں اٹھکھیلیاں
چاندنی شب میں کوئی دیکھے تری خوش فعلیاں وہ سکوتِ شب میں پانی کی ترنم ریزیاں

تیری موجوں سے ہیں ہم آغوش کرنیں نور کی
یا تلاطم خیزیاں بہتے ہوئے بلّور کی؟

جھٹپٹے میں صبح کے قبل طلوع آفتاب روئے انور پر ترے کُہرے کی ہوتی ہے نقاب
جب شعاعِ مہر سے ہوتے ہیں کچھ رنگیں سحاب سطح پر تیری بجائے آب آتا ہے شہاب

یہ شہابی رنگ بھی ہے کوئی دم کا مہماں
اب ہوا جاتا ہے آبِ زر کا اک دریا رواں

دیدنی ہے وہ بھی منظر اس سہانے وقت کا شعلہ رو دیتے ہیں پانی میں جب آتش سی لگا
صبح کے اشنان سب کے پاپ دیتا ہے بہا تیرے جل میں آتشِ حسنِ دو، پانی ہے جلا

آتشِ رخ شمع رویوں کی ہے تیرے آب پر
یا سنہری مچھلیاں ہیں تیرتی سیماب پر؟

دوپہر کو جب مچلتی ہیں شعاعیں آب پر
سطح پر بکھرے ہوئے الماس آتے ہیں نظر!

یا صدف کے بطن سے اوپر نکل آئے گہر!
قدرتی بھٹی میں یا پگھلا ہوا ہے سیم و زر

نیچے ہے گنگا ہی گنگا اور اوپر آفتاب
دونوں قدرت کے مظاہر اک حرارت ایک آب!

تیری لہروں و شعاعوں میں ہے باہم اتصال
اک برودت کا ہیں منبع اک حرارت کا کمال

چاہتی ہیں لہریں کرنوں کو کریں اپنی مثال
اور شعاعیں اپنے قالب میں انھیں لیتی ہیں ڈھال

آتشِ خور معتدل بنتی ہے وادی میں تری!
حرقتِ دل مشتعل ہوتی ہے وادی میں تری!

ظلمتِ شب جبکہ اس عالم کو لیتی ہے چھپا
دیدنی ہوتی ہے تاریکی میں بھی تیری فضا

روشنیاں ہیں ادھر کچھ چلتی پھرتی جابجا
تہ میں پانی کی ادھر تاروں کا جھرمٹ سا لگا

ہوتی ہے ہر چیز گم اس نغمۂ خاموش میں
آبی خلقت ہاں اچھلتی ہے تری آغوش میں

پچھلے شب جب تجھ پہ چلتی ہے نسیمِ خوش ادا — تیری لہروں کا ترنم کس قدر ہے فتنہ زا!
موسیقیت سے ہے بھرا اُس وقت تیری سب فضا — اِک طلسمی کیفیت سی ہر طرف ہے رونما

روح کو بیدار کر کر گدگداتی ہے نسیم!
خفتہ کیا! مردہ دلوں کو بھی جگاتی ہے نسیم!

"اِندر" جب ہوتا ہے آ کر تیرے گھر میں میہماں — دونوں ہو جاتے ہیں مل کر اک قالب یک جاں
"ایک اور ایک گیارہ" کا مضموں ہوتا ہے عیاں — آب گنگ اور آب باراں کی باہم یکجہتیاں

وصف تیرا ہو بیاں وہ اپنی روانی میں کہاں؟
بات جو ہے تیرے "جل" میں اور پانی میں کہاں؟

تیرے نظارہ سے کب تھکتی ہے زائر کی نظر؟ — صبح سے لے شام تک دیکھا کرے آٹھوں پہر
جب تصور خستہ جاں کا تجھ پہ ہوتا ہے گزر — یاد آ جاتے ہیں اُن ایام کے شام و سحر

گھومتا رہتا تھا جب تیرے کنارے صبح و شام
تیری "ریتی" سے قدم ہٹنے کا کب لیتے تھے نام

اونگھ جاتا تھا کبھی بیٹھا کناروں پر ترے   اور چڑھتا تھا کبھی اونچے کراروں پر ترے
نغمہ کرتا تھا کبھی گھنٹوں شکاروں پر ترے   سر دھنا کرتا تھا پہروں آبشاروں پر ترے

محو ہو کر تجھ میں گم ہوتا تھا لہروں میں تری
پا کے تجھ کو، آپ کو کھوتا تھا لہروں میں تری

صبح تیری کیا سہانی شام کتنی دلفریب!   تجھ کو ہر منظر ملا قدرت سے کتنا دیدہ زیب!
صنعتِ خیاطِ فطرت ہیں ترے داماں و جیب   چادرِ آبِ رواں سبزہ کی دھانی کریب

عظمتِ حق آشکارا ہے تری ہر شان سے
رحمتِ حق ہوتی ہے ظاہر تری ہر آن سے

تیری اپنی ایک دنیا تیرا اپنا اک جہاں   تیرے دامن میں کتنے جیو جنتو ہیں نہاں
ہیں لپیٹے اُن کو تیری چادرِ آبِ رواں   قلعۂ سنگیں ہے اُن کے واسطے آبی مکاں

تیرے دامن میں جو ہیں سب تجھ سے ہی مالا مال ہیں
اپنی اپنی دھن میں ہیں سب کے جدا اشغال ہیں

فیض سے تیرے ہوئی کتنوں کی کنبہ پروری! کتنی سوکھی کھیتیاں تیری بدولت ہیں ہری!
خشک سالی میں ہے کتنی مغتنم تیری تری کیوں نہ ہو پھر سارے دریاؤں پہ تجھکو برتری

اپنی روزی کی معاونِ ہند کی "مایا" ہے تو
کیوں نہ کہیے فیضِ حق کا اک خنک سایا ہے تو

آسماں سے "امرت" آکر تیری "جل" میں مل گیا چشمۂ آبِ بقا سے تیرا دامن مل گیا
روگ کا مارا جو کوئی تیری جانب چل گیا گرتا پڑتا آیا تھا اچھوں میں وہ جا مل گیا

آگئے "جل" میں ترے اوصاف آخر یہ کہاں؟
کیا ہے کوہستاں میں کوئی چشمۂ حیواں نہاں؟

"گنگا مائی" تجھ کو کہتے ہیں ترے "ہندی سپوت" بولتے ہیں "جے" تری ہر برہمن یا راجپوت
پاتے ہیں تیرے وسیلے سے وہ "قوتِ لایموت" "پھول" ہو کر بھی تری جل میں بہاتے ہیں "بھبوت"

اُن کی دنیا عاقبت سب کچھ ترے سینے میں ہے
دو جہاں کی دولت اُن کو تیرے گنجینے میں ہے

ہیں ترے "استھان" جو پریاگ کاشی ہردوار　　جاتریوں کا ہیں مرجع شام و صبح لیل و نہار
ہے نرالی سب سے لیکن تیری "تربینی" کی دھار　　امتزاجِ نور و ظلمت جیسے ہو صبحِ بہار

چشمۂ اخضر چمن کا تیرے "زَل جَل" میں ہے
تین بچھڑی دھاروں کا "سنگم" ترے جل تھل میں ہے

کاش یونہی متحد ہندو مسلماں ہوں ترے　　ملکے دونوں مثلِ دو قالب یکجاں رہیں ترے
رشتۂ الفت میں سفتہ دُرِ غلطاں ہوں ترے　　دائمی پیوستہ یہ لبہائے خنداں ہوں ترے

آبِ زمزم تیرے "جل" میں ملکے دکھلائے جمال!
پرچمِ ہندوستاں پر جمع ہوں سورج، ہلال!

اسلام کا

عہدِ زرّیں

زیر طبع

(مرتبہ چودھری محمد ابوالحسن صدیقی بسیرایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (علیگ) ایم آر اے ایس (لندن) ایڈوکیٹ بدایوں)

قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی صحیح اور مستند تاریخ

اسلامی فتوحات کے جنگی کارنامے علمی، مالی و ملکی ترقی کے صحیح مفصل اور نہایت دلچسپ حالات

ماخوذ از

Gibbon's Decline&Fall of the Roman Empire

پیرایہ بیان نہایت دلکش، زبان نہایت شستہ، پاکیزہ اور رواں گبن ایک نہایت مشہور مستند اور بے تعصب یوروپین مورخ ہی اس کی مشہور اور مبسوط تاریخی تصنیف کے ایک جز کو چودھری محمد ابوالحسن صدیقی نے اردو کا جامہ پہنا کر زبان کے علمی و تاریخی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ حالات و واقعات اس درجہ دلچسپ ہیں کہ ایک لیٹریچر پڑھنے والا بھی اس سے کافی حظ اٹھا سکتا ہے اور معلومات صحیح مزید براں انگریزی سے ناواقف یا انگریزی میں کم استعداد رکھنے والے اصحاب کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے اور جدید ون کیلئے نہایت کارآمد کتاب طباعت نہایت اعلیٰ، کاغذ نہایت عمدہ حجم تقریباً ۲۹۰ صفحات قیمت عہ (پانچ ہفتہ بعد مترجم سے طلب کیجئے ابھی زیر طبع ہیں۔ جو فرمائشات آ چکی ہیں ان پر ۲۵ فی صدی رعایت ہو گی)